بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا (القرآن)

جس نے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اطاعت کی تو بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے بھی آپ کو ان کا نگہبان (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا

سُنَنِ ابُوداؤد شریف

(مُترجَم)

جلد سوم

تصنیف

امام ابوداؤد سُلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہٗ

۲۰۲ھ — ۲۷۵ھ

۸۱۷ء — ۸۸۹ء

ترجمہ و فوائد

مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری مدظلہٗ

(مترجم صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، مؤطا امام مالک)

تقسیم کار

فرید بُک سٹال ○ ۳۸ اردو بازار۔ لاہور ۲ پاکستان

نام کتاب : سننِ ابوداود (سوئم)

تصنیف : امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ : مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری قدس سرہٗ العزیز

اہتمام وتزیین : سیّد اعجاز احمد (بانیِ ادارہ)

مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور

اشاعتِ اوّل : ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

اشاعتِ دوئم : ذوالقعدۃ ۱۴۲۲ھ/ فروری ۲۰۰۲ء

ناشر

فرید بُک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای۔میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

کا شبہ نہ ہو۔ مسند امام احمد کے مطابق یہ بھی ایک یہودی کے باربار اعتراض کرنے پر مدتوں بعد فرمایا ورنہ اس وقت تک صحابہ کرام کا خود سرورِ کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور مَاشَآءَ اللّٰہُ وَشَآءَ فُلَانٌ کہنا ہی معمول تھا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ مرفوع روایت مشکوٰۃ شریف میں مسند احمد اور سنن ابوداؤد سے نقل کی گئی۔ ساتھ ہی شرح السنہ کی ایک منقطع روایت پیش کی، جس میں ہے: مَاشَآءَ اللّٰہُ وَشَآءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَاشَآءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ۔ اس روایت کو دیکھ کر مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی کے دل کی کلی کھل گئی۔ حبیب پروردگار کے خلاف زہر اُگلنے کی گلی مل گئی۔ اس روایت کا مفاد ان لفظوں میں بیان کیا:۔ یعنی جو اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں۔ سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملا دے گو کتنا ہی بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب مگر یوں نہ بولے کہ اللہ ورسول چاہے گا تو فلانا کام ہوجاوے گا کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تقویۃ الایمان، مطبوعہ اشرف پریس لاہور، ص ۱۰۷)
منقطع السند روایت کو اپنی دلیل بنانا، مرفوع روایت کو پس پشت چھپانا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف اپنی علیحدہ مسجدِ ضرار بنانا اس قلبی بغض کے باعث تھا جو موصوف کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے ہو گیا تھا۔ مرفوع کو چھوڑ کر منقطع روایت کو دلیل بنانے کا راز قرآن مجید نے پہلے ہی مسلمانوں کو یوں بتایا ہوا ہے:۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ (۳:۷)

وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں۔ گمراہی چاہنے اور اُس کا پہلو ڈھونڈنے کو۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو گمراہ گروں کے شر سے محفوظ ومامون فرمائے۔ آمین۔

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ بْنِ سَعِیْدٍ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ رُفَیْعٍ عَنْ تَمِیْمٍ الطَّائِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ خَطِیْبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِهِمَا فَقَالَ قُمْ اَوْ قَالَ اذْهَبْ فَبِئْسَ الْخَطِیْبُ اَنْتَ۔

تمیم طائی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک خطیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور خطبہ دیتے ہوئے کہا۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا تو وہ سیدھے راستے پر چلا اور جس نے دونوں کی نافرمانی کی۔ آپ نے فرمایا:۔ اُٹھ کھڑا ہو یا فرمایا: جا تو برا خطیب ہے۔

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِیَّةَ عَنْ خَالِدٍ یَعْنِی ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ یَعْنِی الْحَذَّاءَ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِیْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَثَرَتْ دَابَّتُهٗ فَقُلْتُ تَعِسَ الشَّیْطَانُ فَقَالَ لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّیْطَانُ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَعَاظَمَ حَتّٰی یَكُوْنَ مِثْلَ الْبَیْتِ وَیَقُوْلُ بِقُوَّتِیْ وَلٰكِنْ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَصَاغَرَ

ابو الملیح سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے فرمایا:۔ میں سواری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپ کی سواری سے کوئی لغزش ہوئی تو میں نے کہا، شیطان کا ستیاناس جائے۔ آپ نے فرمایا:۔ یوں نہ کہو کہ شیطان کا ستیاناس جائے کیونکہ جب تم یوں کہو گے تو وہ پھول کر ایک مکان جتنا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میری طاقت کا لوہا مانا گیا، بلکہ تم بسم اللہ کہا کرو کیونکہ جب تم یہ کہو گے تو وہ سکڑ کر مکھی جتنا ہو جاتا ہے۔